بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۲ | جمعرات ۸ شعبان ۱۴۰۴ھ ۱۰ ہجرت ۱۳۶۳ ہش ۱۰ مئی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۰۹

احبابِ احمدیہ

ربوہ ۹ ہجرت مئی ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"متلی کی شکایت ہے۔ کمزوری بہت ہے"

احبابِ کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

درحقیقت ابتلاء بڑی رحمت کا موجب ہوتے ہیں

انسان جب خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو بہت طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے

جس قدر ابتلاء ہوا ہے اسی قدر انعام بھی ہوگا: "اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا"

استقامت: "ثابت قدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حاصل ہوتی ہے۔ جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے۔ انسان جب خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو راستہ میں بہت سی بلاؤں اور طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جب تک ان میں سے انسان گزر نہ لے منزل مقصود کو پہنچ نہیں سکتا۔ امن کی حالت میں استقامت کا پتہ نہیں لگ سکتا کیونکہ امن اور آرام کے وقت تو ہر ایک شخص خوش رہتا ہے اور دوست بننے کو تیار ہے۔ مستقیم وہ ہے کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے۔"

(ملفوظات۔ جلد ہشتم صفحہ ۱۹۸)

ابتلاء: ایک صاحب کا خط کسی ابتلاء کے بارے میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں موصول ہوا حضور نے فرمایا:۔

"میں اس ابتلاء میں ان کے لئے بہت دعا کرتا ہوں۔ اس سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ درحقیقت ابتلاء بڑی رحمت کا موجب ہوتے ہیں کہ ایک طرف عبودیت مضطر ہو کر اور چاروں طرف سے کٹ کر اسی اکیلے سبب ساز کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔ اور ادھر سے الوہیت اپنے فضلوں کے لشکر لے کر اس کی تسلی کے لئے قدم بڑھاتی ہے۔"

(ملفوظات۔ جلد دوم صفحہ ۱۱۷)

صبر: "جو کچھ ہو رہا ہے ارادۂ الٰہی کے موافق ہو رہا ہے..... اس وقت ہمارے احباب کو..... صبر کرنا چاہیئے۔ ..... اس وقت کسی پر بھروسہ نہ کریں کہ فلاں شخص ہماری مدد کرے گا۔ یاد رکھیں اس وقت خداوند جل وعلا کے سوا کوئی مربی و نصیر نہیں۔"

(ملفوظات۔ جلد دوم صفحہ ۱۱۸)

خدا کے پیارے: فرمایا۔ "جو لوگ خدا کے پیارے ہوتے ہیں۔ ان پر خدا کی طرف سے ضرور تکالیف اور ابتلاء آیا کرتے ہیں۔"

احباب میں سے ایک کو مخالفین کی طرف سے بہت تکالیف پہنچی تھیں۔ اس نے اپنا حال عرض کیا۔ فرمایا:۔

"آپ نے بہت تکالیف اٹھائی ہیں۔ یہ بات آپ میں قابل تعریف ہے۔ جس قدر ابتلاء ہوا ہے اسی قدر انعام بھی ہوگا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا"

(ملفوظات۔ جلد دوم صفحہ ۲۱۰)

خدا تعالیٰ کی محبت کا عملی ثبوت دو!

"اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی۔ جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلوتہی کرے تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۸-۱۸۹)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

ہر احمدی طالب علم نے ہمیشہ تعلیم کے میدان میں سبقت حاصل کرنی ہے
(مہتمم امور طلباء خدام الاحمدیہ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ شعبان ۱۴۰۴ھ
۱۰ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

امن کی خدائی ضمانت کو بے اثر کرنے والی برائی

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی صداقت کو قبول کر کے اس پر دلی اخلاص کے ساتھ ایمان لے آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں اس امر کی ضمانت دی ہے کہ وہ ان کے لئے صحیح معنوں میں امن کے حالات پیدا کر دے گا لیکن ان کے لئے دو باتوں پر عمل کرنا ازبس ضروری ہے اول یہ کہ جب قبولِ حق کی بناء پر مخالفین حق کی طرف سے انہیں اذیتیں پہنچائی جائیں تو وہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے اس صداقت پر پوری ثابت قدمی سے قائم رہیں حتیٰ کہ اپنے پائے ثبات میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آنے دیں۔ دوسرے یہ کہ وہ خود بہر صورت و بہر حال کسی طرح اور کسی رنگ میں بھی دوسرے کے خلاف ظلم کے مرتکب نہ ہوں۔ جب وہ ظلم سہنے کے باوجود خود ظلم سے بہر طور مجتنب رہیں گے اور اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں گے کہ ان کا دامن ظلم سے پاک ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہدایت یافتہ شمار ہوں گے اور وہ ان کے حق میں امن کی ضمانت کو پورا کر دکھائے گا۔

کمزوری اور ضعف کی حالت میں ایمان لانے والوں کا اللہ تعالیٰ نے یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق دین کی نصرت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ اس نے یقین دلایا ہے کہ نصرت دین کا فریضہ ادا کرنے کے دوران انہیں جب مخالفین کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا تو وہ خود اپنی جناب سے انہیں ثباتِ قدم عطا کرے گا، انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازے گا اور مخالفین حق کے پیدا کردہ مصائب سے نجات عطا کر کے ان کے لئے امن کے حالات پیدا کر دکھائے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ قبولِ حق کے نتیجہ میں رونما ہونے والی اس صورتِ حال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد آیت ۸)

ترجمہ:۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں دین میں ثابت قدمی عطا کرے گا۔

ایمان میں انسان کی استقامت اور ثابت قدمی کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب اسے امتحانوں اور آزمائشوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ امتحان اور آزمائشیں بسا اوقات مخالفینِ حق کی طرف سے ایذا رسانیوں اور ستم رانیوں کی شکل میں ہی آتی ہیں۔ ایسے نامساعد اور تکلیف دہ حالات میں ہی انسان صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھا کر اور نصرتِ دین کے لئے پہلے سے بھی زیادہ مستعد ہو کر اپنی استقامت اور ثباتِ قدم کا ثبوت دیتا ہے۔ جب وہ مشکلات و مصائب کے دوران بھی نصرتِ دین کے لئے سرگرمی دکھاتا ہے اور پیچھے ہٹنے کی بجائے آگے ہی آگے قدم بڑھاتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے اور کمال جرأت اور دلیری سے ثباتِ قدم کا مظاہرہ کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جاتا ہے۔

اس تعلق میں جیسا کہ ہم اوپر اشارہ کر آئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کا دوسرا فرض یہ قرار دیا ہے کہ وہ خود تو ہر قسم کا ظلم سہتے چلے جائیں لیکن خود ظلم کے مرتکب نہ ہوں۔ اس نے یقین دلایا ہے کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ ان کے لئے امن کی ضمانت کو پورا کر دکھائے گا اور پھر خبردار فرمایا ہے کہ صرف اسی صورت میں کہ ان کا دامن ظلم سے پاک ہو وہ اس کی جناب میں ہدایت یافتہ شمار ہوں گے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ۝

(الانعام آیت ۸۳)

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا انہی لوگوں کے لئے امن مقدر ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ظلم بہت ہی ناپسند ہے۔ اگر کوئی شخص ایمان لانے کے بعد بھی ظلم سے باز نہیں آتا اس کے ایمان کی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی قیمت نہیں ہوتی اور وہ اسے ہدایت یافتہ شمار ہی نہیں کرتا اور خود اس کے لئے امن کی ضمانت کو واپس لے لیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ظلم کے ارتکاب سے بار بار اور بتکرار منع فرمایا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی احادیث میں ظلم سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ ایک نکتہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس ضمن میں یہ بیان فرمایا ہے کہ انسانوں میں سے جو جتنا زیادہ صاحب حیثیت ہے اسے اتنا ہی زیادہ یہ خطرہ درپیش ہے کہ وہ کہیں زیردستوں پر ظلم نہ کر بیٹھے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو امیر بنا کر یمن بھیجا تو ان کو نصیحت فرمائی کہ

"مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کیونکہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔" (صحیح بخاری ابواب المظالم)

پھر ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی بڑے مؤثر انداز میں سنائی، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ارشاد فرماتا ہے کہ:۔

"اے میرے بندو! میں نے اپنے لئے اور تمہارے لئے آپس میں ظلم کو حرام کیا ہے، تم بھی ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔" (صحیح مسلم باب تحریم الظلم)

الغرض اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو امن کی ضمانت دی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کریں۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ظلم کا ارتکاب ایسی خطرناک برائی ہے کہ جس کے نتیجہ میں امن کی خدائی ضمانت از خود بے اثر ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایمان کے ہر مدعی کو سب سے زیادہ فکر اس بات کی کرنی چاہیئے کہ اس سے کسی نوع کا کوئی ظلم کبھی سرزد نہ ہو تاکہ اس کے حق میں امن کی خدائی ضمانت پوری ہوتی چلی جائے اور وہ ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہے۔

امراء کرام و صدر صاحبان کے لئے لمحۂ فکریہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سالِ نو کا تحریک جدید کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر آپ تلاش کریں تو آپ کو ایسے ہزارہا احمدی مل جائیں گے جو ابھی لازمی چندہ جات میں شامل نہیں ہوئے اور ہزارہا کو ان کے خاندانوں کی تعداد سے ضرب دیں تو وہ تعداد ایسی ہے جو تحریک جدید میں شامل ہو سکتی ہے۔"

وہ احباب جو تحریک جدید میں شامل نہیں انہیں شامل کیا جائے۔ (وکیل المال اول)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ، ۱۰ مئی ۱۹۸۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے آقا ایدہ اللہ کے اسلام آباد میں ورود مسعود کی دلکش باتیں:

بسلامت روی و باز آئی

مکرم منظور صادق صاحب
راولپنڈی

جماعت احمدیہ آج روئے زمین پر وہ واحد اور بے مثال خوش نصیب جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کے عظیم الشان اور بابرکت الٰہی نظام سے وابستہ کر رکھا ہے۔ یہ اسی نظام کی برکات اور ثمرات کا اعجاز ہے کہ جماعت مخالفتوں کی شدید آندھیوں اور طوفانوں اور بظاہر خوفناک حالات و واقعات سے ہمیشہ سرخرو ہو کر نکلی اور بحیثیت مجموعی اس کے پایۂ ثبات میں کبھی کوئی لغزش نہ آئی۔ جماعت کا بچہ بچہ اس حقیقت سے باخبر اور واقف ہے بلکہ اپنے تو اپنے غیر بھی اس اٹل اور تاریخی شہادت کو جھٹلا نہیں سکتے۔

نظام قدرت ثانیہ کی ان برکات اور ثمرات ہی کا نتیجہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد خواہ وہ مرد ہے یا عورت، بچہ ہے یا بوڑھا، امیر ہے یا غریب، اپنی ہمت، توفیق اور ذوق کے مطابق اس نظام اور اس نظام کے نقطہ مرکزی امام جماعت احمدیہ سے محبت و عقیدت کو جزو ایمان سمجھتا اور اس کے لئے اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔ ہر مخلص احمدی اپنے امام سے ذاتی تعلق کو بڑھانے اور محبت و وارفتگی کا ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مظاہرہ کرنے کو اپنے لئے سعادت اور خوش بختی تصور کرتا ہے۔ امام ہمام سے یہ محبت و عقیدت ہر قسم کی نمود و نمائش اور تصنع سے مبرا اور منزہ ہوتی ہے۔ اس کے پیچھے حقیقی جذبات عقیدت موجزن ہوتے ہیں۔ جو بے اختیار الفاظ اور حرکات کا جامہ پہنتے ہیں۔

محبت و عقیدت اور دیدہ و دل فرش راہ کرنے کے کچھ ایسے ہی مناظر گزشتہ ایام میں دیکھنے میں آئے جب ہمارے پیارے امام۔ ہماری جان سے عزیز آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام آباد میں تشریف فرما تھے۔ حضور ۱۱ اپریل سے ۲۳ اپریل ۱۹۸۴ء تک اسلام آباد میں تشریف فرما رہے۔ کہنے والے تو کہتے ہیں کہ "ہر روز عید نیست" لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسلام آباد میں ہفتہ عشرہ قیام راولپنڈی اور اسلام آباد کے احباب جماعت کے لئے بلاشبہ ہر روز روز عید سے کم نہ تھا۔

ان ایام میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جماعت کے گھر گھر میں حضور کی آمد پر خوشیوں کے چراغ جل رہے ہیں۔ "بیت الفضل" اسلام آباد۔ جہاں حضور کا قیام رہا۔ مرجع خاص و عام رہا۔ پیر و جواں، مرد و زن خوش تھے کہ ان کے دل و جان سے عزیز آقا اپنے خدام میں تشریف فرما ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو جمعے اسلام آباد میں پڑھائے۔ ہر دو مواقع پر عید کا سا سماں رہا۔ راولپنڈی اور اسلام آباد کے علاوہ پنجاب، سرحد اور آزاد کشمیر کے دور دراز علاقوں سے احباب جماعت اپنے پیارے امام کی باتیں سننے اور ان کی بابرکت صحبت سے استفادہ کرنے کے لئے کشاں کشاں آئے۔ راولپنڈی سے اسلام آباد کو جانے والی شاید ہی کوئی بس یا ویگن ایسی ہوتی جس میں کوئی احمدی فیملی نہ ہو۔ یہ ہر دو مواقع مخلصین کی اس جماعت کے اپنے امام سے محبت و عقیدت کے اظہار کے ایمان افروز اور عظیم الشان مظاہر تھے۔ جبکہ حضور کے دونوں خطبات جمعہ ایمان افروز اور روح پرور تھے۔

اسلام آباد میں حضور کی مصروفیات میں نماز مغرب کے بعد مجالس عرفان اور سوال و جواب کی محافل ایک خاص شان کی حامل رہیں۔ یہ آقا کی اپنے غلاموں کے ساتھ بے تکلف نشستیں ہوتے کے ساتھ ساتھ علم و معرفت سے لبریز محافل تھیں جن میں ٹرانسپورٹ کی مشکلات کے باوجود احباب دور دور سے کھنچے چلے آتے اور رات گئے خوشی خوشی گھروں کو لوٹتے۔ اور پھر گھروں میں ان بابرکت مجالس کا چرچا ہوتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس دورے کا ایک ایک لمحہ انتہائی مصروف گزارا۔ صبح سے لے کر رات گئے تک پنجوقتہ نمازیں پڑھانے کے علاوہ دن بھر انفرادی و اجتماعی ملاقاتوں کا لامتناہی سلسلہ جاری رہتا۔ اور پھر رات کو مجالس عرفان۔

انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں آقا سے احباب جماعت کی محبت و عقیدت اور آقا کی جانب سے اپنے خدام اور غلاموں پر نوازشات اور ان سے پدرانہ شفقت و دلجوئی کے انمٹ نقوش چھوڑ گئی ہیں۔ اب جبکہ حضور کو اسلام آباد سے واپس تشریف لے جائے کافی دن گزر گئے ہیں۔ حضور کی قربت میں گزرنے والے یہ چند ایام محض ایک خواب سا معلوم ہوتے ہیں۔ بیت الفضل میں اب وہ ہجوم عاشقاں نہیں۔ لوگوں کے وہ جوق در جوق اور کشاں کشاں اسلام آباد آنے کے مناظر دیکھنے میں نہیں آتے۔ لیکن ہم دل کی گہرائیوں سے دعا گو ضرور ہیں کہ:

"بسلامت روی و باز آئی"

حضور سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کے ضمن میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضور سے مل کر آنے والا ہر شخص خوشی سے جھوم رہا ہوتا۔ وہ چھوٹا تھا یا بڑا۔ اس بات پر فخر کر رہا ہوتا کہ حضور کی بس اسی پر نظر کرم رہی اور اس سے ہی حضور کا سب سے زیادہ پیار اور شفقت بھرا سلوک رہا۔ جماعت کے ہر فرد سے حضور کا یہ محبت بھرا سلوک سب سے ذاتی شناسائی اور پدرانہ شفقت، قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو سو فیصد صحیح ثابت کر رہا تھا کہ امام جماعت اور جماعت دراصل ایک ہی وجود کے دو نام اور دو رخ ہیں جنہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔

ایک واقعہ جو خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے عہدیداران کی اجتماعی ملاقات کے روز ہوا بڑا قابل رشک اور حضور کی ذرہ نوازی اور خدام کی دلجوئی کا عظیم مظاہرہ تھا۔ ہوا یوں کہ حضور سے خدام کا فرداً فرداً مصافحہ ہو چکا اور سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے حضور بھی اپنی نشست پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ

"اور تو کسی نے کچھ نہیں کہنا؟"

خدام نے عرض کیا۔

"حضور صرف ملاقات ہی مقصود تھی"

حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا:۔

"ملاقات تو ہو گئی۔"

دراصل حضور اپنی بے انتہا مصروفیات کی وجہ سے فراغت چاہتے تھے۔

لیکن خدام سے حضور کی محبت اور شفقت حضور کی آنکھوں اور چہرہ سے نمایاں تھی۔ یہ بڑی بے تکلفانہ محفل تھی۔

خدام نے عرض کیا:

"حضور ہماری خواہش ہے کہ حضور کے ساتھ گروپ فوٹو ہو جائے۔"

حضور نے فوراً اجازت مرحمت فرمائی اور کہا:۔

"ہاں ٹھیک ہے آپ لوگ تیار ہو جائیں میں اس دوران دوسرے کمرے میں منتظر ملاقاتیوں سے مل لوں۔"

چنانچہ حضور ہم سے رخصت ہو کر دوسرے کمرے میں تشریف لے گئے۔ اور چند ہی لمحہ بعد پھر خدام میں تشریف لائے اور پھر کئی تصاویر بنیں۔ جب گروپ فوٹو ہو گئے تو ایک خادم نے جو فوٹو گرافی میں مصروف رہا۔ حضور سے عرض کیا کہ:۔

"حضور! گروپ فوٹو میں تو میں شامل نہیں۔ اس لئے حضور مجھے بھی یہ شرف عطا فرمائیں۔"

ساتھ ہی کہا کہ:

"لیکن میں حضور سے بغلگیر ہو کر فوٹو بنوانا چاہتا ہوں۔"

حضور نے مسکراتے ہوئے اس کی اجازت دے دی اور یہ خوش نصیب خادم بڑی محبت کے ساتھ حضور سے لپٹ گیا اور کیمرہ نے یہ منظر ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا۔

ایک اور خادم نے بھی ایسی تصویر کی خواہش ظاہر کی۔ حضور نے اسے بھی اسی طرح نوازا اور ساتھ ہی فرمایا:۔

"یہ بعد میں آنے والے سب سے اچھے رہے۔"

یہ واقعہ ہم سب خدام کے لئے قابل رشک تھا اور سب نے ان دونوں خوش نصیب خدام کو مبارک باد دی۔ ایک طرف تو حضور کی مصروفیت کا یہ عالم کہ ایک ایک منٹ قیمتی ہے اور ملاقات کے لئے آنے والوں کا تانتا بندھا ہے۔ حضور دو الگ الگ کمروں میں منتظر ملاقاتیوں کو کوئی لمحہ ضائع جائے بغیر باری باری شرف باریابی بخش رہے ہیں۔ لیکن دوسری طرف خدام کی دلجوئی اور عنایات کا یہ نقشہ۔ اس واقعہ کو تو میں نے بچشم خود دیکھا تو تذکرہ ہو گیا۔ نہ جانے اپنے امام سے پیار و محبت اور وارفتگی اور آقا کی عنایات کے

ایسے اور کتنے واقعات ہوئے ہوں۔ یہاں تو ہر ملاقات منفرد اور بے مثال تھی۔ وقت کی پابندی کے ساتھ ساتھ سب ملنے والوں کو مطمئن کرنا، ان کی باتیں سننا، ان کے مسائل معلوم کرنا۔ بچوں سے پیار۔ طالبعلموں سے ان کی تعلیم کے بارے میں استفسار، بیماروں کے لئے دعاؤں کے ساتھ دوائیں بھی تجویز کرنا۔ یہ سب کچھ ایک عام انسان کے بس کی بات نہیں۔ محض خداداد صلاحیت ہے۔ جو خدا اپنے خاص بندوں کو ہی ودیعت کرتا ہے۔ صبح سے لے کر رات گئے تک مصروف رہنے کے باوجود ہم نے حضور کے چہرے پر تھکاوٹ کے کوئی آثار نہیں دیکھے۔

حضور کے اس دورے میں متذکرہ بالا مصروفیات کے علاوہ ایک استقبالیہ میں شرکت بھی شامل تھی۔ جو جماعت احمدیہ راولپنڈی نے حضور کے اعزاز میں ایک تقاریب ہوٹل میں دیا۔ اس دعوت میں راولپنڈی کے بعض سرکردہ وکلاء، علمی شخصیات اور معززین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حضور نے اس موقع پر بیٹھے بیٹھے تقریباً ایک گھنٹہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی دل نشین تقریر فرمائی کہ ہال میں سناٹا چھایا رہا۔ تقریر ختم ہوئی تو حاضرین میں سے بعض نے حضور سے متعدد علمی سوالات کئے۔ جن کے حضور نے بڑے مدلل اور اطمینان بخش جواب دیئے۔ اور یہ محفل رات گئے بخیر و خوبی ختم ہوئی۔

کھانے کے بعد کئی مہمان دوستوں نے حضور سے ملاقات کی۔ تمام حاضرین پر حضور کے تبحر علمی اور پُر انوار شخصیت کا گہرا اثر تھا۔ اور بعض نے تو اس کا برملا اظہار بھی کیا۔

الغرض ہمارے پیارے آقا کا راولپنڈی اور اسلام آباد کا دورہ ہر لحاظ سے برکتوں سے معمور اور کامیاب رہا۔ اور ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ راولپنڈی اور اسلام آباد کی جماعتوں پر تازگی اور بہار آگئی ہے۔ بالخصوص وہ خدام قابل رشک تھے جو حضور کی خدمت پر مامور رہے اور اس کا حق ادا کیا۔ انہوں نے دن رات کام کیا۔ چہروں پر تھکاوٹ کے آثار تو ہوتے مگر زبانیں شکر سے لبریز تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس خدمت کی توفیق اور سعادت بخشی۔

اے خدا! تو ہمارے دل و جان سے پیارے آقا کو ہمیشہ اپنی حفاظت اور امان میں رکھیو! اور ہمیں اور ہماری اولاد اور اولاد کی اولادوں کو ہمیشہ نظام قدرت ثانیہ سے وابستہ اور اس کا فدائی و شیدائی رکھنا۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگ کثرت سے اس ثواب میں شامل ہوں!

"بیوت الحمد" کی تحریک کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

"اگر زیادہ کثرت کے ساتھ دوست شامل ہونا چاہتے ہوں تو ضرور شامل ہوں کیونکہ یہ بہت ہی مبارک تحریک ہے جو لوگ بھی ان مکانوں میں رہیں گے خدمت کرنے والوں کو ہمیشہ ان کی دعائیں پہنچتی رہیں گی۔ اس لئے اس تحریک میں کم سے کم روپیہ کے لئے کوئی حد مقرر نہیں کرتا۔ اگر کوئی دوست چار آنے دے کر بھی اس میں شامل ہونا چاہے تو سیکرٹریان مال اس کے چار آنے بھی قبول کر لیں۔ جو بھی کوئی دے سکتا ہے وہ قبول کر لیا جائے۔ تاکہ لوگ کثرت سے اس ثواب میں شامل ہوں۔"

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ)

سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی

خدام میں ذوق پیدا کرنے کے لئے سالانہ مقالہ نویسی کا ہر سال مقابلہ ہوتا ہے جس میں قرآن، حدیث، تاریخ، سیرت اور سائنس کے کسی موضوع پر ٹھوس معلوماتی تحقیقی دس ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ لکھنے والے مقالہ نگار شامل ہو سکتے ہیں۔ معیاری مقالہ پر پانچ صد روپے انعام دیا جائے گا

نوٹ:- معیاری مقالہ کا فیصلہ تین متصفین کرام کریں گے۔ مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ خدام اس مقابلہ میں شرکت فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بچوں کیلئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نوعمر صحابی رضی اللہ عنہ

محترم مولانا غلام باری سیف صاحب ★ ربوہ

پیارے بچو! آؤ آج تمہیں تمہاری عمر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حال سنائیں۔ بچو صحابہ انہیں کہتے ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہو۔ اور وہ آپ پر ایمان بھی لائے ہوں۔ تو ایک تو تم یہی سوچو کہ کتنی کم عمر میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کے بیٹے تھے۔ انکی عمر مورخین نے آٹھ سے سولہ سال تک بیان کی ہے جب یہ ایمان لائے۔ اور پھر تمام مہموں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے حالانکہ ان کے والد ابو طالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی اور مدد کرتے تھے لیکن ایمان آخری وقت تک نہ لائے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے آخری وقت میں کہا چچا لا الٰہ الا اللہ کہہ دو۔ میں خدا کے حضور آپ کی سفارش کروں گا۔ تو پاس ہی مکہ کے کافر سردار بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا۔ دیکھنا ابو طالب ایسا نہ کہنا۔ تو ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ جو پیغام لے کر آئے دل نے اس کی تصدیق کی لیکن زبان نے انکار کیا اس لئے کہ قوم دشمن نہ ہو جائے۔

تو بچو! دیکھو باوجود اس کے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ایمان نہ لائے۔ سب سے کم عمر میں یعنی بچوں میں سے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان لائے تھے۔ اور پھر ہر معرکہ کفر و اسلام میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ بعض کے نزدیک جب آپ ایمان لائے آپ کی عمر آٹھ سال بعض نے دس سال کہی بعض نے پندرہ سال بعض نے سولہ سال بیان کی ہے۔

اور یہ تو بچو تمہیں یاد ہوگا کہ جس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی ہے۔ حضور نے دعویٰ نبوت کے بعد تیرہ سال مکہ میں رہے۔ لیکن مکہ والوں نے آپ کو وہاں رہنے نہ دیا اور بچو خدا کی سنت ہے انبیاء سے ان کے مخالف ان کا گھر بار چھڑواتے رہے۔ تو ترپن برس کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ آ گئے۔ ہجرت کا مطلب ہوتا ہے چھوڑنا۔ اپنے باپ دادا کا وطن گھر بار چھوڑنا کوئی آسان بات تو نہیں ہوتی۔ لیکن خدا کی خاطر اس کے پیارے یہ بھی کرتے ہیں۔

ہاں تو بچو رات مخالفوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اور آپ کے گھر کے باہر وہ اسی غرض سے پہرہ دے رہے تھے۔ لیکن خدا کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو گھر سے نکلے تو اللہ تعالیٰ نے ان سب پر نیند طاری کر دی تھی۔ اس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر سلا کر آئے تھے۔ تاکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان امانتوں کو واپس کر کے آئیں جو کفار نے آپ کے پاس رکھوائی تھیں۔ وہ کفار باوجود مخالفت کے آپ کو امین سمجھتے تھے۔

وقف عارضی کے سال رواں کی دوسری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے

امرائے کرام و مربیان سلسلہ گذشتہ سہ ماہی کی کمی کو جلد پورا کرنے کی کوشش فرمائیں

مشاورت کے موقعہ پر تمام امرائے اضلاع صاحبان کی خدمت میں ان کے ضلع سے آمدہ فارم واقفین و واقفات عارضی کا سہ ماہی گوشوارہ (از یکم جنوری تا ۳۰ مارچ ۱۹۸۴ء) پیش کیا گیا تھا۔ اپریل ۱۹۸۴ء سے سال رواں کی دوسری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے تمام امرائے اضلاع اور مربیان سلسلہ سے گذارش ہے کہ اگر ان کے ضلع سے پہلی سہ ماہی میں آمدہ فارموں کی تعداد ان کے مقررہ سالانہ کوٹہ سے نسبتاً کم ہو تو براہ کرم اس کمی کو جلد اگلی سہ ماہی میں پورا کرنے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں بہت برکت ڈالے۔ اور محض اپنے فضل و کرم سے گذشتہ کمی کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرتؐ نے عورت کو کیچڑ سے اٹھا کر آسمان پر بٹھا دیا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات

مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مرزا ظفر احمد صاحب کراچی
بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین تھے۔ آنحضرتؐ نے دنیا کے ہر طبقے پر بے شمار احسانات فرمائے ان ساری باتوں کا بیان تو کئی کتب میں بھی آنا ممکن نہیں۔ مگر بحیثیت عورت کے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات کا مختصر بیان کروں گی۔

کون نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو وہ سارے حقوق دیئے جو مردوں کو تو ملتے تھے مگر عورت ان سے محروم تھی۔ عرب کے رواج کے مطابق عورت ہونا ایک ایسا عیب تھا جسے اس کے ماں باپ کی عزت بھی برداشت نہ کر سکتی تھی۔ چنانچہ جب لڑکی پیدا ہوتی تو اسے زندہ دفن کر دیا جاتا۔ وہ بھی دوسری اشیاء کی طرح بکاؤ مال تھی۔ خاوند جس طرح چاہتا اس سے سلوک کرتا۔ اس کو جسمانی طور پر سزا دینا تو معمولی بات تھی اگر اسے جان سے بھی مار دیتا تو اس پر کوئی گرفت نہ تھی۔ وہ ورثہ میں بانٹی جاتی تھی مگر خود اس کو ورثہ کا کوئی حق نہ تھا۔ ایک مرد کئی کئی شادیاں کر سکتا تھا۔ اور عورت کے حقوق کی کوئی ضمانت نہیں تھی۔ جہاں تک احساس کا تعلق تھا۔ عورت کے احساسات پتھر کے برابر سمجھے جاتے تھے۔ حضورؐ نے حکم دیا کہ جو مرد کھائیں وہی ان کی بیویاں کھائیں۔ اسی طرح لباس میں بھی حکم دیا کہ وہ لونڈیاں نہیں ان کو لباس ان کی حیثیت کے مطابق پہنایا جائے۔ عورت کو بھی خاندان کا ایک فرد قرار دیا جائے اور ان سے مشورہ کرنے اور ان کی تکالیف کا خیال رکھنے کا حکم دیا گیا۔ مرد بے وجہ طلاق نہیں دے سکتا اور اگر جائز طور پر طلاق دیتا ہے۔ تب اس کا حق مہر ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ بھی مرد نے اسے بحیثیت بیوی کے دیا ہو وہ اسے واپس نہیں لے سکتا۔ عورت کو خلع کا حق دیا۔

تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا مگر ان پر پابندیاں لگا دیں۔ اگر مرد ایک سے زیادہ شادی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سب بیویوں کے ساتھ ایک سا سلوک کرے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص دو لڑکیوں کو پالے اور ان کی اچھی تربیت کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ ایسا تھا کہ آپؐ اپنی بیویوں سے کبھی سختی سے نہ پیش آتے اور ان کے احساسات کا بہت خیال رکھتے۔ ان سے مشورہ بھی کرتے۔ اگر ان کو کوئی چیز پسند ہوتی تو جہاں تک ممکن ہوتا آپؐ ان کی خواہشات کو پورا کرتے۔ عورتوں کی حفاظت کا آپ کو بہت زیادہ خیال رہتا۔ اور یہ اس بات کا نتیجہ تھا کہ حضورؐ کی وفات کے بعد لوگ حضورؐ کی بیویوں سے مشورہ لینے آتے۔ حضرت عائشہ رضؓ سے تو بہت سی احادیث مروی ہیں۔ جو ایسے اہم مسائل پر مشتمل ہیں کہ اگر وہ نہ بتاتیں تو آج کسی کو نہ پتہ لگتا۔ پھر آنحضرتؐ نے جو حجۃ الوداع کا خطبہ دیا۔ اس میں عورتوں کے حقوق کی خاص تاکید فرمائی آپ نے فرمایا:۔

"اے لوگو! تمہارے کچھ حقوق تمہاری بیویوں پر ہیں اور تمہاری بیویوں کے حقوق تم پر ہیں۔ ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ عفت کی زندگی بسر کریں اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے خاوند کی قوم میں بے عزتی ہو۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم (جیسا کہ قرآن کریم کی ہدایت ہے کہ باقاعدہ تحقیق اور عدالتی فیصلہ کے بعد) انہیں سزا دے سکتے ہو مگر اس میں بھی سختی نہ کرنا۔ لیکن اگر وہ کوئی ایسی حرکت نہیں کرتیں جو خاندان اور خاوند کی عزت کو بٹہ لگانے والی ہو تو تمہارا کام ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کی خوراک اور ان کے لباس کا انتظام کرو۔ اور یاد رکھو کہ ہمیشہ اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی نگہداشت تمہارے سپرد کی ہے۔ عورت کمزور وجود ہوتی ہے وہ اپنے حقوق کی حفاظت نہیں کر سکتی۔ تم نے جب اس سے شادی کی تو خدا تعالیٰ کو ان کے حقوق کا ضامن بنایا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے قانون کے مطابق اپنے گھر لائے تھے۔ (پس خدا تعالیٰ کی ضمانت کی تحقیر نہ کرنا اور عورتوں کے حقوق ادا کرنے کا ہمیشہ خیال رکھنا)"

اللہ! اللہ!! آخری وقت میں بھی عورتوں اور کمزوروں کے حقوق کا آپؐ کو کتنا خیال رہا۔ نہ صرف یہ کہ لوگوں کو کہا بلکہ یہ بھی فرمایا کہ:۔

"جو باتیں آج میں کہتا ہوں ان کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دو۔"

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی احسان ہے کہ عورت آج لونڈی نہیں، عورت پتھر نہیں اور نہ ہی ایسی چیز جو ترکہ میں تقسیم ہوتی ہے اور بازار میں بکتی ہے۔ اب وہ بھی اپنے ماں باپ اور خاوند کی وارث ہے۔ آج ماں ہونے کی حیثیت میں جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔ وہ خاوند کا لباس ہے اور خاوند اس کا لباس ہے عورت کو لطیف احساسات کا منبع بنایا اور بعض فطرتی وجوہ پر ان کو بعض رنگ میں مردوں پر بھی برتری دی۔ آج مغربی دنیا یہ ناز کر رہی ہے کہ انہوں نے عورت کو سب کچھ دیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر انہوں نے عورت کو کچھ دیا تو بے حیائی دی اور اسے ان قدروں کو اپنانے پر مجبور کیا جن سے اس کی فطرت کو نفرت ہے۔ مغربی عورت آج لونڈی ہے بکنے والی چیز ہے۔ ان قدروں کو اپنا کر وہ نہ بچوں کی ماں رہی نہ گھر کی مالکہ رہی۔ نہ ہی سکون بخشنے والی۔ بیوی۔ بلکہ وہ ایک کھلونا بن گئی۔ جن سے مغرب کے مرد بچے کی طرح چند دن کھیلتے ہیں اور پھر اسے پھینک دیتے ہیں۔ جنت اس کے پاؤں کے نیچے نہیں بلکہ وہ آگ کا شعلہ بن گئی ہے جو آج دنیا کو جلا رہی ہے۔ جس نے لوگوں کا سکون لے لیا ہے۔ اس عورت نے دنیا تو لگا ہی رہی تھی۔ آخرت بھی خراب کی۔ مغرب والے تو تعدد ازدواج پر اعتراض کرتے تھے مگر آپ یورپ اور امریکہ جائیے تو وہاں آپ دیکھیں گے کہ ہر مرد کئی کئی عورتوں سے ناجائز مراسم رکھتا ہے اور مرد تو مرد عورت ایسی بے راہ رو ہو گئی ہے کہ آج کسی سے شادی کی تو کل اسے چھوڑ کر کسی اور کے پاس چلی گئی۔ مغربی دانشور آج چیخ رہے ہیں کہ سکون ان کے پاس نہیں رہا۔ اور اب اسی کی تلاش میں انہوں نے منشیات کا استعمال کرنا شروع کر دیا ہے اور اب منشیات مغربی تہذیب کے لئے ایک ایسا ناسور بن چکی ہے کہ جس کو کوئی مرہم شفا نہیں دے سکتی۔ مغرب کی تہذیب کا خلاصہ، عریانی اور بے راہ روی ہے۔ ان کی مثال اس چمکتے ہوئے پھوڑے کی ہے جو باہر سے تو چمکتا ہے مگر اندر اس کے گندہ مواد ہے جو سارے جسم کو زہر آلود کر رہا ہے۔ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزاروں سلام ہوں جنہوں نے عورت کو "کیچڑ" سے نکال کر آسمان پر بٹھا دیا۔ اور اسے وہ عزت دی جو اسے پہلے کبھی نہ ملی تھی۔

اللھم صلی علی محمد
وعلی آل محمد سید
ولد آدم وخاتم النبیین!

○

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے اور ایسا ہی دوسرے نبیوں نے بھی کہا ہے یہ سچ ہے کہ دولتمند کا بہشت میں داخل ہونا ایسا ہی ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کا مال اس کے لیے بہت سی روکوں کا موجب ہو جاتا ہے اس لیے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا مال تمہارے واسطے ہلاکت اور ٹھوکر کا باعث نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اسے دین کی اشاعت اور خدمت کیلئے وقف کرو۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۵)

امراء کرام / صدر صاحبان و مربیان سلسلہ احمدیہ توجہ فرمائیں

میٹرک کے امتحانات ہو چکے ہیں۔ آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوانوں کو جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور یہ کوشش فرمائیں کہ جماعت کے ایسے ہونہار۔ دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں۔ جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں۔

۲۔ ان کو یہ بھی ہدایت فرمائیں کہ وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ان شاء اللہ تعالیٰ میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا جس کا اعلان اخبار الفضل اور دیگر جماعتی رسالہ جات میں کر دیا جائے گا۔ اس لئے درخواست دہندگان کو چاہیئے کہ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع بذریعہ ڈاک دیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دین کی خاطر خاص قربانیاں کرنے کیلئے ماحول پیدا کرنے کی ضرورت

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لیے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کو کم کر دیں تاکہ جس وقت قربانی کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔ قربانی کے لیے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں..... پس اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے جس کی ہمیں خواہش ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکے۔"

(الفضل ۱۲ جون ۱۹۳۵ء)

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا وَبُغْضِ مَنْ اَسَاءَ اِلَیْھَا

حدیث نبوی ﷺ

فطرت میں رکھی گئی ہے دلوں کی محبت اس شخص کی جو اس کا محسن ہو اور بغض اس شخص کا جو برائی کرے اس سے

خوش اخلاقی ایک جوہر ہے

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اب خیال کرو کہ یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟ اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا اور یہ سزا اس سزا سے بہت بڑھ کر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔ یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے۔ لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں ہے خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ ؎

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۸۱)

(نظارت اصلاح و ارشاد)

ایک اہم دیوار ○ اطفال الاحمدیہ

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں:۔

"میری غرض انصار اللہ، خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے یہ ہے کہ عمارت کی چاروں دیواروں کو مکمل کر دوں۔ ایک دیوار انصار اللہ ہیں دوسری دیوار خدام الاحمدیہ ہیں۔ تیسری دیوار اطفال الاحمدیہ ہیں اور چوتھی دیوار لجنہ اماء اللہ ہیں۔"

قائدین اضلاع و قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں کہ جہاں اطفال الاحمدیہ کی دیوار قائم نہیں وہاں اگر دو یا دو سے زائد اطفال ہیں تو اس دیوار کو جلد قائم کریں۔ (مہتمم اطفال)

سیکرٹریان تحریک جدید

۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو یوم تحریک جدید منانے کو کہا گیا تھا۔ امید ہے تمام جماعتوں میں اس پر عمل ہوا ہوگا۔ براہ کرم جلد از جلد دفتر ہذا کو یوم تحریک جدید کے نتائج سے آگاہ کریں تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے۔

(وکیل المال اول)

اطفال سالانہ امتحان کی تیاری جاری رکھیں، تاریخوں کا اعلان جلد ہوگا۔ (مہتمم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیلی تنظیموں سے

مقدس امام ایدہ اللہ کا خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سالِ نو کے تحریک جدید کے اعلان پر فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم دنیا کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ہر آن بڑھتی ہوئی قربانی پیش کرتے رہیں۔ خدمت کے نئے نئے میدان ظاہر ہو رہے ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں اور دنیا کی طرف سے آپ کو بڑی کثرت کے ساتھ بلاوا دیا جا رہا ہے۔ آپ کو جو جماعت احمدیہ کے خدام ہیں جو جماعت احمدیہ کے انصار ہیں جو جماعت احمدیہ کی لجنات ہیں۔ دنیا کے ممالک آپ کو بلا رہے ہیں کہ آؤ اور ہمیں بچاؤ۔ اگر آپ نے اس آواز پر لبیک نہ کہا تو کوئی اور ایسا کان نہیں جس کے پردے اس آواز سے لرزنے لگیں اور یہ آواز ان کے دلوں پر ارتعاش پیدا کر دے۔"

پس دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بڑھتے ہوئے تقاضوں کے مطابق آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے ؎

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

(وکیل المال اوّل ربوہ)

معاونین خصوصی تحریکِ جدید بیرون پاکستان

برادرم مکرم منیر الدین شمس صاحب امیر و مبلغ انچارج کینیڈا نے اطلاع دی ہے کہ حسب ذیل مخلصین نے تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی میں شامل ہونے کی سعادت پائی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے مال و جان اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

صفِ اوّل

		ڈالر
۱	مکرم سید شریف احمد صاحب آف منصوری	۴۲۱
۲	" بشیر احمد خالد صاحب	۳۶۰
۳	" پرویز سعید "	۳۶۵
۴	" محمد معین جنجوعہ "	۳۶۰
۵	" محمد برکات الٰہی "	۳۸۰
۶	" اسامہ سعید "	۴۰۰
۷	" عزیز اللہ "	۳۸۰
۸	مکرم عبد الماجد قریشی صاحب	۳۸۰

صفِ دوم

۱	مکرم یوسف خان صاحب	۱۸۰
۲	" محمد ارشد ملک "	۱۸۰
۳	" خلیفہ خلیل احمد "	۱۸۰
۴	" ملک منور احمد "	۱۸۰
۵	" طارق محمود گھمن "	۲۰۰
۶	" چوہدری مبارک احمد "	۲۰۰

(قائمقام وکیل المال ثانی ربوہ)

مطالباتِ تحریک جدید - سادہ زندگی

لباس

"لباس کے متعلق بعض عام ہدایات میں دیتا ہوں۔ مثلاً یہ کہ جن لوگوں کے پاس کافی کپڑے ہوں وہ ان کے خراب ہو جانے تک اور کپڑے نہ بنوائیں۔ پھر جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بناتے ہیں وہ نصف یا تین چوتھائی یا ۴/۵ پر آ جائیں۔ جو عورتیں اس میں شامل ہوں وہ اپنے اوپر ایسی ہی پابندی کر لیں کہ محض پسند پر کپڑا نہ خریدیں گی بلکہ ضرورت پر کپڑا لیں گی۔"

(خطبہ جمعہ ۴ فروری ۱۹۴۸ء)

(قیادت تحریک جدید۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر

مخلصین جماعت کا لبیک

۱	محترم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ بہاول نگر	۱۹۰۵/-
۲	مکرم شیخ کریم الدین صاحب "	۱۱۰۰/-
۳	" چوہدری ثناء اللہ صاحب " "	۱۱۴۵/-
۴	" میاں مقبول احمد صاحب " "	۷۰۰/-
۵	" چوہدری ریاض احمد صاحب قمر" ہارون آباد ضلع بہاول نگر	۱۰۶۱/-
۶	" " حاجی علم الدین صاحب چک ۹۳/۶۰R "	۱۰۲۵/-
۷	" " بشیر احمد صاحب باجوہ " ۱۰۳/۶۰R "	۵۱۰/-
۸	" " مقبول احمد صاحب " ۱۱۱/۶۰R "	۶۰۶/-
۹	" " نصرت احمد صاحب " ۱۶۶/۳۲R "	۵۰۰/-
۱۰	" " محمد سرور صاحب " " "	۵۰۰/-
۱۱	" " مجید احمد صاحب " " "	۵۰۰/-
۱۲	" " خورشید احمد صاحب " ۱۶۶/۷۰R "	۱۰۵۱/-
۱۳	" " محمد شفیع صاحب گورایہ " ۱۶۹/۷۰R	۱۰۰۲/-
۱۴	مکرمہ والدہ صاحبہ چوہدری مسعود احمد صاحب " "	۱۱۹۳/-
۱۵	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ چک ۲۷۸/۱۴۰R "	۱۱۱۰/-
۱۶	" " عبد الباری صاحب مدینہ ٹینٹ ہاؤس رحیم یار خان	۱۰۰۰/-
۱۷	" " صلاح الدین صاحب مجاہد سائیکل ورکس "	۱۰۰۰/-
۱۸	" " ناصر اقبال صاحب "	۱۵۰۰/-
۱۹	" " پرویز احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ "	۱۰۰۰/-
۲۰	" ڈاکٹر رشید احمد صاحب "	۵۱۰/-
۲۱	" " عبد اللطیف صاحب قاری لیاقت پور "	۱۰۷۵/-
۲۲	" چوہدری محمد صادق صاحب جاوید اجاب پٹرولیم " "	۱۰۵۵
۲۳	" " ظفر احمد خان صاحب " " "	۶۰۰/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نمایاں کامیابی

میری بیٹی روبینہ فرحت نے امسال اسلام آباد بورڈ کے مڈل کے امتحان میں اردو میڈیم سکولوں میں ۶۸۸/۹۰۰ نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ میری چھوٹی بیٹی نصرت محمود نے بھی امسال چھٹی کلاس کے امتحان میں اپنے سکول میں ۵۰۵/۹۰۰ نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت دونوں بچیوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں نیک اور خادمہ دین بنائے اور آئندہ بھی غیر معمولی کامیابیوں اور ترقیات سے ہمکنار کرے آمین

(محمود احمد ایم ایس سی)

تجاویز برائے سالانہ اجتماع

لجنہ و ناصرات

لجنہ و ناصرات کے سالانہ اجتماع کا پروگرام عنقریب مرتب کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں مفید اور قابلِ عمل تجاویز جلد سوچ کر بھجوائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ آج کل سخت بیمار ہیں معالجین نے فالج کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین!

مرزا اعجاز الرحمٰن ابن
(مرزا الطاف الرحمٰن صاحب) ۱۰/۱۵
دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شادی و شکرانہ فنڈ اور عہدیداران کا فرض

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت سے قبل ہر شخص بیاہ شادی کی رسم و رسوم میں جکڑا ہوا تھا۔ لوگ ان رسموں میں ناجائز طور روپیہ خرچ کر کے تباہ و برباد ہوتے تھے۔ جہاں حضور کے اور بے شمار احسانات ہیں وہاں آپ نے ان رسوم سے آزاد فرما کر بھی جماعت پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ اس احسان کے شکریہ کے طور پر مناسب ہے کہ احباب جماعت بیاہ شادی، خوشی کی تقاریب پر شادی و شکرانہ فنڈ کی مد میں بھی حسب توفیق چندہ ادا کیا کریں۔ اس ذریعہ سے سلسلہ کی بہت بڑی خدمت ہو سکتی ہے۔

اس فنڈ کی رقوم کئی ایک تقاریب پر ادا کی جا سکتی ہیں۔ مثلاً نکاح، بچہ کی پیدائش پر۔ امتحان میں کامیابی پر۔ ملازمت یا کوئی دوسرا روزگار ملنے پر انعام یا ترقی ملنے پر اور تجارت میں غیر معمولی نفع حاصل ہونے پر وغیرہ وغیرہ۔

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ ایسے مواقع اور تقاریب پر احباب سے حسب توفیق چندہ وصول کریں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تحریک جدید کیا ہے؟

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لیے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

(الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸۰)

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:۔

"میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ ..... ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔"

مجاہدین دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ پیارے امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بزرگوں کا چندہ جاری کریں۔

(وکیل المال اوّل)

تارک نماز کو ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی

قدرت ثانیہ کے دو مرے مظہر فرماتے ہیں:۔

- جس وقت کوئی شخص نماز کو چھوڑتا ہے اسی وقت وہ احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ (الفضل ۷ جون ۱۹۴۲ء)
- جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ موت سے پہلے ضرور کوئی ایسا حادثہ اسے پیش آ جائے گا جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا اور اس طرح وہ بے ایمان ہو کر مرے گا۔ (الفضل ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء)

(شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل کی اشاعت ۱۵۔۲۰ ہزار تک پہنچائیے!

حضور ایدہ اللہ کی آرزو!!

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش یہ ہے کہ الفضل کی اشاعت صرف دس ہزار نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ۱۵۔۲۰ ہزار تک جا پہنچے ——— آپ اپنے آقا کی آرزو پوری کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اپنا دل ٹٹولیئے! (مینیجر الفضل)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

مرغبانی

منافع بخش بھی ہے اور قومی خدمت بھی۔ دلچسپی رکھنے والے احباب مفید مشورہ کے لئے ہم سے رجوع کریں!

عمران اینڈ برادرز

نزد مدینہ ٹینٹ سروس۔ ریلوے کراسنگ ربوہ

(اعلیٰ معیاری) انگریزی ادویات

کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ نیز ٹیکہ جات لگانے کا بھی انتظام ہے۔ ہمارا نصب العین خوش اخلاقی اور مناسب دام

ارشد میڈیکوز

رحمت بازار۔ ریلوے روڈ۔ ربوہ

نہایت پختہ اور اعلیٰ اینٹ کیلئے

رابطہ

عظیم سنز سیمنٹ سٹاکسٹ

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ:

دمہ کورس Asthma Course 60/- روپے

ٹی بی کورس T. B. Course فی کورس 50-00 روپے

ذیابیطس (شوگر) کورس Diabetes Course 80/-

موٹاپا کورس Obesity Course 60/-

باڈی بلڈنگ کورس Body Building Course 30/-

ہائی بلڈ پریشر کورس Hypertention Course 100/-

لٹریچر فری۔ ڈاک خرچ -/8 روپے زائد

کیور ٹیو سنٹرز

لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار،
گجرات: مظہر میڈیکل ہال چوک نواب صاحب
گوجرانوالہ: ہومیو دارالشفا نعمانیہ روڈ نعمانیہ چوک
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار
جھنگ: حکیم ارشد جاوید اندرون ممنا گیٹ
اوکاڑہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک
وہاڑی: قدافی میڈیکل سٹور کلب روڈ نزد اسلامیہ ہائی سکول
پشاور: اختر میڈیکل سٹور ہسپتال روڈ،
کوہاٹ: عزیز اینڈ کو کیمسٹ ٹوں روڈ
مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
بنوں: حاجی نور الٰہی محمد اسلم کیمسٹ اندرون لکی گیٹ
سکھر: مدنی ٹریڈرز، مدنی مارکیٹ،
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ 606-607